انیسواں باب

شانِ فاروقِ اعظم بزبانِ مستشرقین

اِس باب میں ملاحظہ کیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔

- ......سیّدُ ناعمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک تاریخ ساز شخصیت
- ......بڑے بڑے غیر مسلم بھی آپ کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔
- ......سیّدُ نا فاروقِ اعظم کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات
- ......مائیکل ایچ ہارٹ کا خراجِ تحسین
- ......سٹینلے لین پول کا خراجِ تحسین
- ......ولیم میور کا خراجِ تحسین
- ......ایم، این رائے کا خراجِ تحسین
- ......ڈیوش ولندیزی فاضل کا خراجِ تحسین
- ......پنڈت ہنس راج کا خراجِ تحسین
- ......لالہ لاجپت رائے کا خراجِ تحسین
- ......گاندھی کا خراجِ تحسین

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

شانِ فاروقِ اعظم بزبان مستشرقین و غیر مسلم لیڈر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات گرامی، پیکر جلالت، مجموعۂ عظمت اور ایک تاریخ ساز شخصیت ہے۔ ہزاروں لوگ ایسے گزرے کہ جن کی شخصیت کو تاریخ نے اس طرح بیان کیا کہ لوگوں کے سامنے صرف وہ شخصیت ہی رہی، لوگ اُسی شخصیت کے گرد گھومتے رہے، لیکن سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت ایسی ہے جس کا تذکرہ پڑھتے ہی ایسے لگتا ہے گویا اسلام کے ہر ہر گوشے سے کسی نے پردہ اٹھادیا ہو۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کسی ایک پہلو کی ترجمان نہیں، پورے عالم اسلام کی ترجمان ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت تو وہ ہے کہ جن کی تائید میں قرآن پاک نازل ہوا، جن کے مناقب خود **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائے، جن کے اوصاف خود صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بیان فرمائے، **اللّٰہ اکبر** جن کے اوصاف بیان کرنے کے لیے خود سیِّدُ نا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی ۹۵۰ سال کم ہوجائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیات طیبہ کسی افسانے کا نام نہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ، ہر کارنامہ حقیقی، واقعی اور تاریخ اسلامی کا ایک عظیم باب ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہر پیغام واقدام رشد وہدایت کا بہترین نصاب ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اقوال وافعال دینی ودنیوی محاسن کا ایک بہترین مجموعہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمتوں اور رفعتوں کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے اپنے تو اپنے اغیار بھی اسلام دشمنی کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہوئے۔ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں احادیث مبارکہ وفرامین صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ومختلف اقوال ائمہ اسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بیان کرنے کے بعد اس باب میں مُسْتَشْرِقِین ومعروف تجزیہ نگاروں کے وہ اقوال پیش کیے جاتے ہیں جو انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تعریف ومدح سرائی میں کہے۔

''مائیکل ایچ ہارٹ کا خراج تحسین''

مشہور عیسائی مؤرخ وتجزیہ نگار ''*Michael H. Hart*''(مائیکل ایچ ہارٹ) نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے: ''*The 100 Ranking of Most Influential People in History*''(یعنی تاریخ کی 100 اہم ترین شخصیات) اس کتاب میں اس نے پوری دنیا کی ان سو شخصیات کی حیات پر مختصر تبصرہ کیا ہے جنھوں نے تاریخ

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

اور دنیا کے نظام کو سب سے زیادہ متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی تاریخ اور دیگر انسانوں کی روزمرہ زندگی پر بھی بہت گہرا اثر ڈالا۔ ان سو شخصیات میں سب سے پہلے اس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول **محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کیا اور **۵۲** نمبر پر **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشق حقیقی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ کیا، چند اقتباسات پیش خدمت ہیں:

۞......''عمر بن خطاب دوسرے اور غالباً عظیم ترین مسلم خلیفہ تھے۔ یہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ہم عصر نوجوان تھے اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بہت محبت کرتے تھے۔ شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ قبول اسلام سے قبل عمر بن خطاب محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نئے مذہب (دین اسلام) کے سخت ترین دشمن تھے۔ جب وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو اُسی دین اِسلام کے مضبوط ترین حامی و مددگار بن گئے۔ عمر بن خطاب محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قریبی مشیر بھی بن گئے اور اُن کی حیات میں وہ اُسی اِعزاز کے ساتھ زندہ رہے۔''

۞......''۶۳۲ء میں پیغمبر (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کسی کو اپنا جانشین مقرر کیے بغیر دنیا سے رخصت ہوئے۔ عمر بن خطاب نے فوراً ہی پیغمبر (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قریبی دوست اور ان کی زوجہ کے والد گرامی ابوبکر صدیق کے حق جانشینی کی حمایت کردی۔ عمر بن خطاب کے اس فعل سے سرد جنگ کا امکان ختم ہو گیا اور عمومی طور پر ابوبکر صدیق کو مسلمانوں کا اولین خلیفہ (پیغمبر کا جانشین) تسلیم کرلیا گیا۔''

۞......''ابوبکر صدیق بلاشبہ ایک کامیاب خلیفہ تھے لیکن وہ دو سال بعد ہی فوت ہو گئے۔ انہوں نے عمر بن خطاب کا نام اپنی جانشینی کے لیے منتخب کر دیا تھا۔ اس طرح ایک بار پھر اقتدار کے لیے تنازعہ کا امکان مسترد ہو گیا۔ ۶۳۴ء میں عمر بن خطاب خلیفہ بنے اور ان کی حکومت ۶۴۴ء تک قائم رہی، بعد ازاں ایک مجوسی غلام نے مدینہ میں ان پر قاتلانہ حملہ کیا۔ بِستَرِ مَرگ پر انہوں نے چھ افراد کی ایک مجلس (شوریٰ) بنانے کی تجویز دی، جوان کے جانشین کا فیصلہ کرے گی یوں ایک بار پھر اقتدار کے حصول کے لیے مسلح چپقلش کا خاتمہ کر دیا گیا۔''

۞......''عمر بن خطاب کی دس سالہ خلافت کے دوران عربوں نے انتہائی اہم فتوحات حاصل کیں۔ جس قدر عمر بن خطاب کی فتوحات اہم ہیں اسی قدر ان کی منصب خلافت پر برقراری بھی اہمیت کی حامل ہے۔ بلاشبہ عمر بن خطاب کو اس

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

عظیم سلطنت کا انتظام سنبھالنے کے لیے جوان کی فوجوں نے فتح کی تھی مخصوص حکمت عملی وضع کرنا پڑی تھیں۔انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان مفتوحہ علاقوں میں عرب خاص عسکری رعایات کے ساتھ رہیں گے اور یہ کہ ان کا قیام مقامی لوگوں سے علیحدہ فوجی شہروں میں ہوگا۔جبکہ مفتوحہ لوگ مسلمانوں کو جزیہ ادا کریں گے اور انہیں پرامن حالات میں رہنے دیا جائے گا۔خاص طور پر انہیں قطعاً جبراً مسلمان کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔"

۞......"عمر بن خطاب کی کامیابیاں مؤثر ثابت ہوئیں۔محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد فروغ اسلام میں عمر بن خطاب کا نام نہایت اہم ہے۔ان تیز رفتار فتوحات کے بغیر شاید آج اسلام کا پھیلاؤ اس قدر ممکن نہ ہوتا۔مزید یہ کہ اُس کے دور میں مفتوح ہونے والے علاقوں میں سے بیشتر عرب تمدن ہی کا حصہ بن گئے۔ظاہر ہے ان تمام کامیابیوں کے اصل محرک تو محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی تھے۔لیکن اس میں عمر بن خطاب کے حصے سے صرفِ نظر کرنا بھی ایک بڑی غلطی ہوگی۔"

۞......"اس بات میں کچھ لوگوں کو ضرور تعجب ہوگا کہ مغرب میں عمر بن خطاب کی شخصیت اس طرح معروف نہیں ہے، تاہم یہاں اس فہرست میں اسے "چارلی میگنی" اور "جولیس سیزر" جیسی مشہور شخصیات سے بھی بلند مقام دیا گیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام فتوحات جو عمر بن خطاب کے دورِ خلافت میں واقع ہوئیں اپنی وسعت اور پائیداری میں ان تمام فتوحات کی نسبت کہیں زیادہ اہم تھیں جو "سیزر" یا "چارلی میگنی" کی زیرِ قیادت ہوئیں۔"[1]

"سٹینلے لین پول" کا خراجِ تحسین

مشہور مغربی مصنف "*Stanley Lane Poole*" (سٹینلے لین پول) نے اسلام اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "*The prophet & Islam*" (پیغمبر اور اسلام) اس میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں لکھتا ہے:

"یعنی عمر بن خطاب طبیعت کے بڑے تیز تھے، بڑے جذباتی قسم کے انسان تھے، شروع میں اسلام کے شدید دشمن تھے لیکن جب مسلمان ہو گئے تو آپ نے خود کو اسلام کا ایک مضبوط اور بنیادی ستون ثابت کر دیا۔"[2]

1..... The 100 Ranking of Most Influential People in History, Page:261.

2..... The Prophet & Islam, Page:31.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

”ولیم میور کا خراجِ تحسین“

مشہور مغربی مصنف ومؤرخ ”*William Muir*“(ولیم میور)اسلام کے بارے میں انتہائی درجے کا متعصب اور شدید دشمن تھا۔ یو پی کا گورنر بن کر آیا اور دو کتابیں لکھیں۔ایک کتاب کا نام”*Life of Muhammad*“ (حیات پیغمبر)اور دوسری کتاب کا نام”*Caliphate*“(خلافت) ہے۔دونوں کتابیں تصنیف کرنے کا مقصد یہ تھا کہ عیسائی مبلغین مسلمانوں سے مناظروں میں ان کتب سے مدد لیں اور فائدہ اٹھائیں۔نصرانیت کی اشاعت اس کا مقصد حیات تھا لیکن اسلام کا بغض رکھنے کے باوجود اس نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمت کا اعتراف کیا۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فتوحات کے بارے میں لکھتا ہے:

”ابوبکر صدیق نے عرب کے مرتد قبائل کا زور توڑا۔ان کے وصال پر اسلامی افواج نے بھی شام کی سرحد کو عبور کیا تھا۔جب عمر بن خطاب نے حکومت کا آغاز کیا اس وقت تمام عرب آپ کے تصرف میں تھا لیکن آپ نے اپنی فراست سے، اپنے صبر وتحمل اور اپنے ہی بل بوتے پر شام مصر اور ایران پر تصرف حاصل کر لیا اور اسی حیثیت میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔جب آپ اس عظیم مملکت کے امیر المؤمنین تھے جس میں بازنطینی حکومت اور ایرانی سلطنت کے بعض عمدہ ترین صوبے شامل تھے۔“(1)

یہی ”*William Muir*“(ولیم میور) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مختلف صفات کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”عمر کا ہر فیصلہ دانش وتدبر و دُور اندیشی کے میزان و پیمانے کا آئینہ تھا۔وہ ایک عام شیخ عرب کی مانند کفایت شعار تھے۔منزل پر پہنچنے کے لیے اُن کے خضرِ راہ دو اُصول تھے ایک تو سادگی اور دوسرا فرض شناسی۔اُن کے نظم ونسق کے امتیازی خدوخال بھی دو ہی تھے ایک تو عدل اور دوسرا اِخلاص۔“

یہی ”*William Muir*“(ولیم میور) اپنی کتاب”*The caliphate its rise decline and fall*“ (خلافت اور اس کا عروج وزوال) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مختلف صفات کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

1.....Caliphate, Page:190.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

''عمر بن خطاب کی حیات کے چند گوشے یہ ہیں۔ سادگی اور فرض شناسی ان کے دو رہنما اصول تھے۔ انتظامی معاملات کو سنبھالنے کے روشن ترین جو ہر غیر جانب داری اور بے انتہا اخلاص تھے۔ آپ کا احساس معدلت (انصاف قائم کرنے کا احساس) بڑا مضبوط تھا۔ سپہ سالاروں اور حاکموں کے باب میں آپ کا انتخاب رو رعایت سے بالکل پاک تھا۔ آپ ہاتھ میں درہ لے کر مدینہ کی گلیوں میں گھومتے تھے۔ مجرموں کو سرعام سزا دیتے تھے اسی وجہ سے یہ محاورہ بن گیا کہ عمر کے درے کی ہیبت تلوار سے زیادہ سخت ہے۔ اس کے باوجود آپ کا دل بہت نرم اور شفیق تھا۔ یہ حقیقت ان گنت شواہد پر مبنی ہے۔ بیوہ خواتین اور یتیموں کے دکھوں کا مداوا کرنا اور ان کے لیے سہولتیں فراہم کرنا آپ کا نصب العین تھا۔ ایک ہی حکایت ان حقائق کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے کہ قحط کا زمانہ تھا آپ عرب میں سفر کر رہے تھے آپ کی نظر ایک غریب عورت اور اس کے بھوکے روتے بچوں پر پڑی، کیفیت یہ تھی کہ آگ جل رہی تھی بچے اس کے اردگرد بیٹھے تھے۔ چولہے پر ایک برتن تھا جو خالی تھا، عمر بن خطاب اس سے آگاہ ہوئے، روٹی خریدی، گوشت خریدا، ضرورت مند خاندان میں آکر اپنے ہاتھ سے گوشت بھونا، شوربا تیار کیا اور بھوکے بچوں کو کھلایا بچے کھا پی کر ہنسنے اور کھیلنے میں مصروف ہو گئے عمر بن خطاب انہیں اس خوشی کی حالت میں چھوڑ کر دوبارہ واپس چلے گئے۔''

''ایم، این رائے کا خراجِ تحسین''

ہند کا مایہ ناز مصنف ''*M. N. Roy*'' (ایم این رائے) اپنی مشہور تصنیف ''*Historical Role of Islam*'' (اسلام کا تاریخی کردار) میں لکھتا ہے:

''رومہ کی سلطنت جس کی داغ بیل اگستس نے ڈالی، جانباز تراجنوں نے جس کو وسیع کیا اس اقلیم کی وسعت وعظمت، سات سو سال کی عظیم الشان اور رفیع الوقار فتوحات کا ثمرہ تھی، تاہم اس کی وسعت اس عرب حکومت کے چند حصص کے برابر بھی نہ تھی جو عمر بن خطاب کے زمانے میں قائم ہوئی۔ حالانکہ یہ عربی حکومت سو سال سے کم عرصہ میں قیام پذیر ہوئی۔ اس طرح سکندر اعظم کی اقلیم خلفائے اسلام کی سلطنت کی پنہائیوں کے ایک گوشے کے برابر بھی نہ تھی، ایران کی ولادت نے رومہ کے اسلحہ کی تقریباً ایک ہزار سال تک کامیابی سے روک تھام کی مگر اسی ولایت فارس کی گردن دس سال کے قلیل عرصے میں **سیف اللہ** کے سامنے اطاعت کے لیے جھک گئی۔''(1)

(1).....Historical Role of Islam, Page: 6.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

''M.N.Roy''(ایم این رائے) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فتح بیت المقدس کے موقع پر بیت المقدس میں داخلے کے حسین منظر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اسلام کے دوسرے خلیفہ عمر بن خطاب کے بیت المقدس میں فاتحانہ داخلے کا منظر یہ ہے کہ آپ نے مدینہ منورہ سے شام کا سفر ایک اونٹ پر کیا جس پر دیگر بادشاہوں کی طرح شاہانہ ساز و سامان کے بجائے اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا ایک خیمہ، ستو اور جو کا ایک تھیلا، کھجوروں کا دوسرا تھیلا، ایک چوبی پیالہ اور پانی پینے کا ایک چرمی کٹورا تھا۔''(1)

''ڈیوش ولندیزی فاضل کا خراج تحسین''

''Deutsch''(ڈیوش) ولندیزی فاضل امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فتوحات کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''قرآن مجید وہ کتاب ہے جس کی اعانت سے عربوں سے سکندر اعظم رومہ کی دنیا سے زیادہ دنیا فتح کر لی، رومہ نے جس کام کو صدیوں میں کیا، عربوں (برادران اسلام یعنی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے فوجیوں) نے دس سال میں سرانجام دے دیا۔''

''پنڈت ہنس راج کا خراج تحسین''

ڈی اے وی کالج لاہور کا پرنسپل ''Pindit Hans Raaj''(پنڈت ہنس راج) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فتوحات کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

اسلام اور عربوں کے عروج کا سبب **محمد** صاحب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تعلیم ہے۔'' (یعنی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو اتنے کم عرصے میں اتنے وسیع رقبے پر پرچم اسلام لہرایا اس کا سبب حقیقی صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **رسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تربیت یافتہ تھے۔)

''لالہ لاجپت رائے کا خراج تحسین''

ہندوؤں کا ممتاز فاضل ''Lala Lajpat Roy''(لالہ لاجپت رائے) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(1).....Historical Role of Islam, Page :15.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

''ہندوستان کوعمرجیسی شخصیت کی ضرورت ہے۔'' (یہ جملہ لالہ لاجپت رائے کا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کوز بردست خراج تحسین ہے کہ اس نے اپنے مذہب کی کسی نامور شخصیت کا نام نہ لیا کہ اگر فلاں ہوتا تو ہندوستان کا نظام درست ہوجاتا کیونکہ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ طیبہ، آپ کے عدل وانصاف کے یہ ہندو بھی معترف تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نسلی ومذہبی فرق سے بالاتر ہوکر اپنی سلطنت میں مکمل انصاف فرمایا اسی وجہ سے لالہ لاجپت رائے یہ کہنے پر مجبور ہوگیا۔)

''گاندھی کا خراج تحسین''

ہندوؤں کے ''*Mohandas gandhi*'' (موہن داس گاندھی) کی تقریروں سے یہ بات سامنے آتی ہے وہ جتنا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ طیبہ سے متاثر تھا اتنا کسی اور سے متاثر نہیں تھا خصوصا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سادہ زندگی کو اس نے اپنی زندگی کے لیے معیار بنالیا تھا۔ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سادگی وفقیرانہ زندگی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: ''آؤ عمر کی مثالی زندگی کو آئینہ توجہ کے سامنے لائیں کیونکہ وہ وسیع سلطنت کے فرمانروا تھے مگر ان کی زندگی ایک مفلس کی زندگی تھی۔''(1)

موہن داس گاندھی نے ۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء کو مقام پونہ (ہند) میں ایک تقریر کی جس کا موضوع سادگی تھا۔ اس نے واضح الفاظوں میں کسی ہندو پنڈت یا ہندوؤں کی کسی مشہور شخصیت کا نام نہ لیا بلکہ ان کا نام لے کر رد کیا اور شیخین کریمین یعنی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام لے کر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ وہ کہتا ہے:

''سادگی ارباب کانگریس کا خاصہ واجارہ نہیں ہے میں رام چندر اور کرشن کا نام نہیں لے سکتا وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کی شخصیتیں تاریخی شخصیتیں نہیں ہیں۔ میں مجبور ہوں کہ ابوبکر اور عمر کے نام لوں کیونکہ وہ عظیم الشان فرنرواِلعنی بہترین حکمران تھے مگر انہوں نے حکمرانی کے باوجود سادہ اور فقیرانہ زندگی بسر کی۔''(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....Young India 1935.

2 .....Harigon, 1937.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)